بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

أَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۳ | ۵ ماہ احسان ۱۳۲۴ ھش | ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۶۴ھ | ۵ جون ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۳۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ماہ احسان ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو آج بھی درد نقرس کی تکلیف رہی ۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔ آج حضور ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھانے کے لئے مسجد میں تشریف لائے ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت زکام سر درد اور آنکھوں میں درد کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور نواب زادہ مسعود احمد خان صاحب کل مالیر کوٹلہ سے تشریف لے آئے ہیں ۔

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز معہ عملہ آج شام کی گاڑی سے ڈلہوزی روانہ ہوئے ۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۶۴ھ

یورپ میں مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کی کثرت

(از ایڈیٹر)

کامل اور عالمگیر مذہب وہی ہو سکتا ہے جس کی تعلیم دنیا میں پیش آنے والے ہر قسم کے حالات پر حاوی ہو ۔ اور ان کے متعلق اس میں ہدایات موجود ہوں ۔ جنگیں اور لڑائیاں دنیا کے لئے ناگزیر ہیں ۔ اور ان میں مردوں کا اتلاف لازمی ۔ اس کے نتیجہ میں ضروری ہے کہ جو قومیں جنگ میں شریک ہوں ۔ ان کے مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کی تعداد بڑھ جائے ۔ جنگ کی تباہ کاریوں کے علاوہ بھی تجربہ بتاتا ہے ۔ کہ گو پیدائش کے لحاظ سے لڑکوں کی تعداد بہ نسبت لڑکیوں کے زیادہ ہوتی ہے ۔ لیکن لڑکوں کی شرح اموات لڑکیوں سے زیادہ ہے ۔ اس وجہ سے بھی بعض ملکوں میں مردوں کی نسبت عورتوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے ۔

ان حالات کے پیش نظر وہ مذاہب جن میں تعدد ازدواج کی ممانعت ہے ۔ اور جن کے پیرو اس بات کو فخریہ طور پر پیش کیا کرتے ہیں ۔ ان کے متعلق کہا جا سکتا ہے ۔ کہ انہوں نے اس مشکل کا کوئی حل پیش نہیں کیا ۔ کہ جب مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کی کثرت ہو ۔ تو ان کی ازدواجی زندگی کا کیا انتظام ہونا چاہئے اور ایسا انتظام نہ ہونے کی صورت میں جن قباحتوں کا پیدا ہونا لازمی ہے ۔ ان کا کیونکر ازالہ کیا جا سکتا ہے ۔

یورپ میں جو ابھی ابھی ایک بہت بڑی جنگ سے فارغ ہوا ہے ۔ یہ سوال بہت اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے ۔ چنانچہ اخبارات لکھ رہے ہیں ۔ کہ یورپ میں خاوندوں کی کمی کو بہت بری طرح محسوس کیا جا رہا ہے اندازہ لگایا گیا ہے ۔ کہ بحالات موجودہ برطانیہ میں پانچ لڑکیوں میں سے ایک لڑکی کو بغیر شادی رہنا پڑیگا ۔ امریکہ میں ہر سات لڑکیوں میں سے ایک کو تجرد کی زندگی گزارنی ہوگی ۔ پہلی جنگ عظیم میں برطانیہ کے چار لاکھ شادی شدہ مرد مارے گئے تھے ۔ اور ان کی موت نے شادی کے قابل عورتوں کی تعداد کو اور بڑھا دیا تھا ۔ اس جنگ کے ختم ہونے کے بعد جن ملکوں نے لڑائی میں حصہ لیا ہے ۔ وہاں بوڑھوں کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی ہے ۔

امریکہ کے ایک ماہر نے خیال ظاہر کیا ہے ۔ کہ وہاں ایسے حالات پیدا ہو چکے ہیں جن کی وجہ سے امریکہ میں تقریباً ۸۰ لاکھ عورتوں کو خاوندوں کے بغیر زندگی بسر کرنا ہوگی ۔ اور یہ اعداد و شمار امریکہ کے مجلسی نظام کو درہم برہم کر دینے کے لئے کافی ہیں ۔ دنیا میں اگر مجلسی نظام کوئی حقیقت رکھتا ہے ۔ اگر اخلاق کی کوئی قیمت سمجھی جاتی ہے ۔ اور اگر ان تعلقات کو کوئی وقعت دی جا سکتی ہے ۔ جو قدرت نے مرد و عورت میں رکھے ہیں ۔ اور جو ایسے ضروری ہیں ۔ کہ ان پر دنیا کی آبادی کا انحصار ہے ۔ تو فی الواقعہ یہ نہایت ہی اہم اور ضروری سوال ہے ۔ کہ یورپ اور امریکہ کے وسیع ترین ممالک میں جہاں عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت بہت زیادہ ہے ۔ اور جہاں جنگ نے اس تفاوت کو بہت زیادہ بڑھا دیا ہے ۔ وہاں عورتوں کی ازدواجی زندگی کی کیا صورت ہو سکتی ہے ۔ اور اگر کوئی صورت نہ اختیار کی گئی ۔ تو اس کا جو خمیازہ بھگتنا پڑیگا ۔ وہ اخلاقی اور مجلسی لحاظ سے کس قدر تباہ کن ہوگا ۔

دنیا کے سامنے اس مشکل کا حل سوائے اس کے اور کوئی نہیں ۔ جو اسلام نے رکھا ہے ۔ اور جو یہ ہے ۔ کہ تعدد ازدواج کے مسئلہ پر عمل کیا جائے ۔ اور اس کے ساتھ ہی ان لوگوں کو جو ایک شادی کرنا بھی اپنے لئے بوجھ سمجھتے ہیں ۔ اور قابل اعتراض زندگی بسر کرنے میں خوش رہتے ہیں مجبور کیا جائے ۔ کہ وہ سوائے کسی خاص مجبوری اور معذوری کے وہ بھی ضرور شادی کریں ۔ یورپ میں ایسے مردوں اور عورتوں کی بہت بڑی تعداد ہے ۔ جو شادی کو اپنے لئے ناقابل برداشت پابندی قرار دیتی ہے ۔ اسلام نے اس بات کو بھی ناپسند کیا ہے ۔ اور شادی کرنے پر زور دیا ہے ۔

اگر اسلام کی پیش کردہ ان باتوں پر عمل کیا جائے ۔ تو یقیناً وہ خطرہ ٹل سکتا ہے ۔ جو بحالات موجودہ عورتوں کی کثرت کی وجہ سے یورپ اور امریکہ کو درپیش ہے ۔ اور اصل حقیقت تو یہ ہے ۔ کہ یورپ اور امریکہ جب تک حلقہ بگوش اسلام نہ ہوگا ۔ اس وقت تک امن و چین کی زندگی بسر کرنے کے قابل نہ ہو سکیگا ۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا جماعتوں کے لئے خاص ارشاد

۲۵ مئی کے الفضل میں زیر عنوان "لمبی لڑائی بے ایمانی سے پیدا ہوتی ہے" ایک نوٹ شائع ہوا ہے ۔ جس میں امیر جماعت سنور ریاست پٹیالہ کی رپورٹ درج کر کے اسکے آخر میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ارشاد درج کیا گیا ہے ۔ اس جماعت میں عرصہ سے اختلاف چلا آتا تھا ۔ امیر جماعت نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور رپورٹ کی تھی ۔ کہ اب جماعت سنور سے تنازعات رفع ہو گئے ہیں ۔ اس پر حضور نے ارشاد فرمایا ۔ "ہمیں تو یقین نہیں لمبی لڑائی بے ایمانی سے پیدا ہوتی ہے" ۔ حضور کے اس ارشاد میں جہاں جماعت سنور کے لئے ایک زبردست تازیانہ ہے ۔ وہاں دوسری جماعتوں کے لئے بھی جہاں اختلاف ہو سخت عبرت کا مقام ہے ۔ وہ حضور کے ارشاد پر توجہ فرمائیں ۔ اور اپنی اصلاح کریں ۔ حضور نے لمبی لڑائی کو بے ایمانی کا نتیجہ قرار دیا ہے ۔ اور اس کے دو علاج فرمائے ہیں ۔ اور وہ حضور کے الفاظ میں یہ ہیں ۔ کہ "بے ایمانی کو انسان یا خود چھوڑتا ہے ۔ یا اللہ تعالیٰ کا عذاب اس کی گردن مروڑ کر درست کرتا ہے" ۔ پس جن جماعتوں یا افراد میں اختلاف اور تنازع ہے ۔ انہیں چاہیئے کہ جلد اپنی اصلاح کریں ۔ اور خدا کی گرفت سے اپنے آپکو محفوظ کرلیں ۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا ۔

ایڈیٹر ۔ غلام نبی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے

جنگ کے اختتام کے متعلق کیا فرمایا تھا؟

ایک خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس جنگ کے اختتام کے متعلق فرمایا۔ کہ میڈیکل کالج کے چند طالب علموں کے سامنے حضور نے فرمایا تھا کہ یہ جنگ اپریل ۱۹۴۵ء میں ختم ہو جائے گی۔ اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ پچھلے سال لاہور کے المصلح الموعود کے جلسہ کے ایک یا دو روز بعد حضور سے ملنے کے لئے میڈیکل کالج لاہور کی چند (آٹھ) لڑکیاں ۱۳ ٹمپل روڈ لاہور حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اس وقت خاکسار ہمایوں اختر (ڈینٹل کالج سٹوڈنٹ) اور ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب لاہور بھی موجود تھے۔ ایک لڑکی کے سوال کرنے پر حضور نے فرمایا کہ لو میں تمہیں اس جنگ کے اختتام کے متعلق بتا دیتا ہوں۔ یہ میں کسی اپنے الہام کی بنا پر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی کتاب اور اس کے فعل سے نتیجہ اخذ کر کے بتاتا ہوں کہ یہ جنگ ۱۹۴۵ء میں مئی کے ماہ میں ختم ہو جائیگی یا زیادہ سے زیادہ ۳۰ جون تک ختم ہو جائیگی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ حضور نے مئی کے ماہ پر زور دیا تھا کہ اس ماہ میں جنگ ختم ہو جائیگی خاکسار نے بعد میں تحریراً بھی ایک تبلیغی خط کے ذریعہ ان لڑکیوں تک حضور کے یہ الفاظ پہنچا دیئے تھے۔

یہ حضور کا مئی کے ماہ میں جنگ کا ختم ہونا فرمانا اب حرف بحرف پورا ہو چکا ہے۔ دوستوں تک حضور کے یہ الفاظ پہنچانے میں ضروری سمجھتا تھا اس لئے تحریر کر دیئے ہیں

خاکسار رفیق احمد فائینل ایر میڈیکل کالج لاہور

داخلہ تعلیم الاسلام کالج قادیان

تعلیم الاسلام کالج کی فرسٹ ایر (آرٹ اور سائنس نان میڈیکل) میں داخلہ ۹ جون سے شروع ہو کر دس روز تک جاری رہیگا۔ فارم درخواست کالج کے دفتر سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ طلبا اپنے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ لیکر آئیں۔

(۱) پرو ویژنل سرٹیفکیٹ Provisional Certificate

(۲) کیریکٹر Character Certificate

والد یا گارڈین کی طرف سے تحریری اجازت نامہ بھی ساتھ ہونا چاہیے۔ میرزا ناصر احمد پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان

"الفضل" کے لئے ایک گریجوایٹ کی ضرورت

ایک مخلص محنتی اخباری دنیا اور اردو ادب سے دلچسپی رکھنے والے گریجویٹ کی بطور ایڈیٹر الفضل ضرورت ہے جسے دینی تعلیم اور جرنلزم کی تعلیم دلوائی جاویگی اور معقول تنخواہ حسب قابلیت دی جاویگی۔ خواہشمند احباب ضروری سرٹیفکیٹ واسناد مع درخواست جلد بھجوائیں۔ (ناظر دعوت وتبلیغ)

غرباء کے لئے غلہ کا انتظام

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

احباب اس وقت اپنے لئے غلہ کا انتظام کر رہے ہونگے اور زمیندار غلہ اٹھا رہے ہونگے۔ اس وقت انہیں قادیان کے ان غرباء کو نہیں بھولنا چاہئیے جو دیار حبیب میں تنگی کے ایام گزار رہے ہیں۔ ہمیں ان کیلئے اٹھارہ سو من غلہ یا پندرہ ہزار روپیہ چاہئیے۔ گزشتہ سال دوستوں نے غفلت سے کام لیا اور تین ہزار کے قریب قرض گزشتہ سال کا بھی ہم نے ادا کرنا ہے۔ گزشتہ سال دو سو من غلہ میں نے دیا تھا ایک سو من برادرم عبد اللہ خان صاحب نے اور دو سو من عزیزم ملک عمر علی صاحب نے۔ کوئی سو من کے قریب غلہ ہمارے دوسرے رشتہ داروں نے دیا تھا کل چودہ سو من غلہ ہوا تھا۔ جس میں سے پانچ سو من غلہ ہمارے خاندان نے دیا۔ گو ہمارے لئے یہ خوشی کا موجب ہو مگر باقی جماعت کے لئے یہ سخت ندامت اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ ایک خاندان کی امداد سے دگنا بھی باقی ساری جماعت نہ دے سکی۔ غرباء کا امن اور آرام ہی قوم کی زندگی کا نشان ہوتا ہے۔ جو لوگ اس طرف سے غافل ہوتے ہیں وہ اپنی شقاوت قلبی کا ثبوت دیتے ہیں۔ اس لئے میں اس سال خصوصیت سے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ ہر خاندان اپنے سالانہ غلہ کا چالیسواں حصہ اس مد میں ادا کرے۔ اور امراء حسب توفیق زیادہ رقم دیں اور زمیندار اپنی کل گندم کی پیداوار کا ۱/۴۰ غرباء کے لئے ادا کریں امید ہے۔ کہ جماعت اس دفعہ اپنی سابقہ غفلت کا بھی ازالہ کریگی۔ والسلام

خاکسار :- مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

اعلان

میاں فضل دین صاحب کرٹی افغاناں نے عرصہ سے بہائیت کو اختیار کیا ہوا تھا۔ اور اسے اس نے پوشیدہ رکھا اور در پردہ بہائیت کے حق میں پراپاگنڈہ کرتا ہے۔ اس لئے احباب اس سے ہوشیار رہیں کہ میاں فضل دین صاحب کا ہماری جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان)

تفسیر کبیر کے متعلق اعلان

کیا آپ نے اپنے لئے تفسیر کبیر کا نسخہ ریزرو کرا لیا ہے؟ اگر نہیں تو بہت جلدی کیجئے۔

(انچارج بکڈپو تحریک جدید)

ضروری اعلان

چک ۶۴ حیدر آباد سندھ میں یا اس کے قرب وجوار میں اگر کوئی احمدی دوست ہوں۔ تو دفتر مقامی تبلیغ میں بذریعہ خط اطلاع دیں۔ ایک نہایت ضروری کام ہے۔

(احمد خان نسیم مربی نگران اعلیٰ مقامی تبلیغ قادیان)

سیدوالہ کے امام الصلوٰۃ کی منظوری

جماعت سیدوالہ ضلع شیخوپورہ کیلئے میاں احمد دین صاحب کا انتخاب بطور امام الصلوٰۃ منظور کیا جاتا ہے۔ جماعت کے احباب انکی اقتداء میں نمازیں ادا کریں۔ (ناظر تعلیم وتربیت)

تاجران!

ہم اس بات کی کوشش میں لگے ہوتے ہیں۔ کہ ہمارے تاجران امریکہ اور دیگر ممالک مغربی سے تجارت کر سکیں۔ اسی لئے وہ احباب جو کہ مینوفیکچرز ہیں۔ یا ایسے سول ایجنٹ ہیں جو کہ اپنا مال ان ممالک میں بھیجنا چاہتے ہیں۔ ان کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس دفتر سے خط وکتابت کریں۔ (ناظم تجارت تحریک جدید قادیان)

اسلام کے غلبہ اور مسلمانوں کی ترقی کی واحد صورت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا ایک بڑا نشان یہ ہے کہ حضور کی پیشگوئیاں ہر زمانہ میں پوری ہو رہی ہیں۔ شروع زمانہ نبوت میں جب اسلام ضعف اور کمزوری کی حالت میں تھا اور مسلمان چند شہروں میں ایک قلیل تعداد میں تھے۔ حضور نے اسلام کی شاندار ترقی کے متعلق پیشگوئیاں فرمائیں۔ اور فرمایا کہ اسلام بڑھے گا۔ اور تمام ملکوں میں پھیلے گا۔ اور تمام وہ سلطنتیں جو اسلام کو مٹانے کے لئے مقابلہ کرینگی مٹادی جائیں گی۔ اور خدا کا نور تمام دنیا پر محیط ہو جائیگا۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضور کی یہ پیشگوئی اپنے وقت پر کس شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ اسی طرح آخری زمانہ کے متعلق حضور نے فرمایا۔ بدء الاسلام غریبا وسیعود غریبا۔ یعنی اپنے کامل عروج اور ترقی کے بعد پھر اسلام اور مسلمانوں پر کمزوری کا زمانہ آجائیگا۔ اور روئے زمین کے مسلمان بہت کمزور ہو جائینگے۔ اس طرح کیوں ہوگا۔ اس امر کی تشریح میں حضور کے اور بہت سے ارشاد موجود ہیں۔ اور موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کی حالت حضور کی اس پیشگوئی کی پوری پوری مصداق ہے۔ اور سب علماء کو اس سے اتفاق ہے۔ اسی طرح حضور نے یہ بھی فرمایا۔ کہ دیگر امتوں کی طرح اللہ تعالے میری امت کو کلی طور پر تباہ نہیں کرے گا۔ بلکہ ہر زمانہ میں اسلام اور مسلمانوں کی نصرت کے سامان پیدا کرتا رہیگا۔ اس آخری اور انتہائی کمزوری کے زمانہ میں حضور نے مسیح موعود کے متعلق بشارت دی۔ اور فرمایا وہ امت کیسے تباہ ہو سکتی ہے جس کے اول میں ہوں اور مسیح اس کے آخر ہو۔ اسی مسیح موعود کے زمانہ کے متعلق حضور نے فرمایا۔ اخرجت عبادا لی لا یدان لاحد بقتالھم فحرز عبادی الی الطور (مشکوۃ باب العلامات بین یدی الساعۃ) یعنی اے مسیح ہم نے اپنے ایسے بندے زمین پر ظاہر کئے ہیں۔ کہ کسی کو ان کے ساتھ جنگ کرنے کی طاقت نہیں ہوگی۔ پس تو ان سے جنگ نہ کر بلکہ میرے بندوں کو (یعنی مسلمانوں کو کیونکہ اس وقت مسلمان سب اقوام سے زیادہ کمزور اور بے پناہ ہونگے) طور کی پناہ میں لے آ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے جن طاقتور قوموں کا ذکر حضور نے فرمایا۔ وہ پیشگوئی یورپین اقوام کے رنگ میں کس صفائی سے پوری ہوئی۔ اور تاریخ سے ظاہر ہے۔ کہ ایسی زبردست اور طاقتور قومیں جنہوں نے تمام روئے زمین کو مغلوب کر لیا۔ آج تک کبھی پیدا نہیں ہوئیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کے لئے فرمایا۔ کہ انہیں ان کے ساتھ جنگ کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ان میں اس کی طاقت نہ ہوگی۔ اور مسیح موعود کو فرمایا کہ مسلمانوں کو طور کی پناہ میں لے آ۔

اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد یعنی مسلمانوں کو طور کی پناہ میں لے آ سے کیا مراد ہے۔ آیا طور سے مراد وہی کوہ طور ہے۔ جو ملک شام میں ہے۔ اور مسلمانوں کو اس پہاڑ پر پناہ لینے کے لئے کہا گیا ہے۔ محض طور پر جمع ہو کر پناہ لینا یا ان اقوام کا مقابلہ کرنا کوئی معنے نہیں رکھتا۔ کیونکہ اس زمانہ کے جنگی آلات سے کوئی مقام بھی محفوظ نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام نہایت جامع اور پر معارف ہے۔ حضور کے الفاظ مختصر ہوتے ہیں لیکن معانی بہت وسیع۔ پس اس جگہ طور سے ظاہری کوہ طور مراد نہیں۔ بلکہ وہ مقام مراد ہے جہاں خدا تعالے کا نور اور اس کی تجلیات کا ظہور کوہ طور کیطرح ہوا۔ اور وہ مسلمانوں کی جائے پناہ ہو سکتا ہے۔

مسلمان آج خود محسوس کر رہے ہیں۔ کہ ان کی پراگندگی اور کمزوری کی ایک وجہ ان کی لامرکزیت ہے۔ وہ مرکز کی تلاش میں رہتے ہیں۔ بلکہ کئی ایک مقامات کو مرکز قرار بھی دے چکے ہیں۔ لیکن ہر جگہ ان کو ناکامی ہو رہی ہے۔ کیونکہ بموجب فرمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اب کوئی مرکز اور مقام مسلمانوں کے لئے جائے پناہ نہیں۔ بجز اس مقدس مقام کے جہاں پر خدائی تجلیات کوہ طور کی طرح نازل ہوئیں۔ یعنی ایسا مقام جہاں اللہ تعالے کا نور اپنے کسی برگزیدہ پر طور کی طرح نازل ہوا۔ اور وہ مقام جہاں پر خدا طور کیطرح نازل ہوا۔ وہ صرف قادیان ہی ہے۔ یہی اسلام کی ترقی کا مرکز ہے۔ اور یہی مقام خدا تعالے کے نزدیک دارالامان اور لوگوں کے لئے جائے پناہ ہے۔

پھر طور سے مراد وہ جلالی اور جمالی معجزات اور نشانات ہیں۔ جو اس زمانہ میں اسلام کی تائید میں اللہ تعالے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل فرمائے۔ حضور کی بعثت سے قرآن کریم کے علوم یعنی دلائل اور حقائق اور اس کی اعلے تعلیم نیز اس کی برکات کا ایک نیا دور شروع ہو گیا۔ اس زمانہ میں غیر مذاہب کیطرف سے اسلام اور بانی اسلام علیہ السلام پر ہر رنگ میں حملے اور اعتراض ہو رہے تھے۔ اور علماء ان کے جواب دینے سے عاجز تھے۔ مغربی فلسفہ کے اعتراضات کیوجہ سے اسلامی تعلیمات کو بدلنے کے درپے تھا۔ ایک اور مصیبت یہ تھی۔ کہ غیر مذاہب کے لوگ یعنی پادری اور آریہ تو اسلامی کتب کا مطالعہ کرتے۔ تا اسلام پر نئے نئے اعتراض کر سکیں۔ لیکن علماء غیر مذاہب کی کتب سے ناواقف تھے۔ حالانکہ غیر مذاہب کی کتب میں اعتقادی اور عملی رنگ میں اتنی خامیاں اور کمزوریاں ہیں۔ کہ کوئی عیسائی یا آریہ ان باتوں کی موجودگی میں اسلام پر حملہ نہیں کر سکتا لیکن مسلمان اس امر سے بالکل غافل تھے کہ غیر مذاہب کی کتب کا مطالعہ کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان تمام حملوں کا رد فرمایا۔ اور اسلامی عمارت کی ہر کونہ کی مصلحانہ رنگ میں تعمیر فرمائی۔ حضور کی جماعت کے علماء غیر مذاہب کی کتب کے مطالعہ میں لگ گئے۔ اور اسلام کی تائید میں ایک ناقابل تردید لٹریچر مہیا کیا کاش مسلمان اپنے اس محسن کی قدر کرتے۔ اب اسلام کی ترقی ان دلائل اور نشانات آسمانی سے وابستہ ہے۔ جو اسلام کی تائید میں اللہ تعالے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل فرمائے۔ اور غیر مذاہب کے مقابلہ میں کوہ طور کی طرح چمکتے ہوئے نشانات آپ کو دیئے۔ خدا تعالے کے فضل سے جماعت احمدیہ اپنے مقدس امام کی راہنمائی میں تمام غیر مذاہب اور ممالک میں اشاعت اسلام میں لگی ہوئی ہے۔ اور یہ اشاعت انشاء اللہ یورپین ممالک میں اور بھی وسیع پیمانہ پر شروع ہو جائیگی۔

خلاصہ کلام یہ کہ غلبۂ اسلام کے لئے وہی تجاویز مفید اور بارآور ہو سکتی ہیں۔ جو آج سے تیرہ سو سال پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائیں۔ اور جنکی مزید تشریح اس زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام بیان فرما رہے ہیں۔ پس مسلمان اپنی پراگندگی اور تفرقہ کو دور کر کے خدا تعالے کے تجویز کردہ مرکز پر جمع ہو جائیں۔ اور ان دلائل اور نشانات کے ساتھ جو اللہ تعالے نے اسلام کی تائید میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل فرمائے۔ دنیا کے ہر ملک اور ہر قوم میں اسلام کی اشاعت کریں۔ یہاں تک کہ اسلام کی تبلیغ اور ہمارا تبلیغی انتظام تمام دنیا پر محیط ہو جائے۔ بعض لوگ ترقی اسلام کے متعلق خود ساختہ سکیمیں پیش کرتے رہتے ہیں۔ مگر ان کا نتیجہ سوائے ناکامی کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالے جب کسی کمزور اور پست قوم کو زندہ کرنیکا ارادہ فرماتا ہے تو اپنی قدرت کے عجیب نشانات دکھاتا ہے اس قوم میں اپنا نور (نبی) نازل فرماتا ہے۔ اور پھر اس نبی اور اس کے خلفاء کرام کی راہنمائی اور اطاعت میں وہ قوم زندہ اور بلند ہو جایا کرتی ہے۔ عرب کے چند لاکھ بادیہ نشین جن کی ہستی سرحدی قبائل کی سی تھی۔ اور جن کو ارد گرد کی حکومتیں اپنے زیر حکومت لانا بھی مفید نہ سمجھتی تھیں۔ خدا نے ان کو اپنے نور کامل یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل زندہ کیا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے عروج اور ترقی کے متعلق پیشگوئیاں فرمائیں۔ تو بظاہر یہ باتیں ناممکن تھیں۔ کیونکہ عرب کے اطراف میں خصوصاً قیصر و کسریٰ کی پہاڑوں کی طرح بلند اور مستحکم حکومتیں تھیں۔ اور انکی موجودگی میں اسلام کی ترقی محال تھی۔ لیکن یہ پیشگوئیاں اپنے وقت پر اس شان سے پوری ہوئیں۔ کہ ان کو پڑھ کر آج بھی ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ اسی قادر و توانا خدائے ذوالجلال نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غلبۂ اسلام اور دنیا کی نجات کے لئے مبعوث فرمایا۔ اب بھی اللہ تعالے اپنی قدرت سے ہر ایک روک کو دور فرما کر سلسلہ احمدیہ کو غالب کریگا۔ پس آج مسلمانوں کی جائے پناہ آپکے قائم کردہ مرکز پر جمع ہونے اور آپکے دامن سے وابستہ ہو کر حضور کی اطاعت میں ہے۔ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے اور بیعت کی اہمیت کے سلسلہ میں حضور فرماتے ہیں "اس نے (خدا نے) اس سلسلہ کے قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا۔ کہ زمین میں طوفان ضلالت برپا ہے تو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی تیار کر جو شخص

حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ جی اٹھنے کا بے بنیاد دعویٰ

حضرت مسیح علیہ السلام کے کپڑے

رسالہ اخوت نے حضرت مسیحؑ کے دوبارہ زندہ ہوجانے کے ثبوت میں ان کے کپڑے بھی بطور شہادت پیش کئے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"دوسری شہادت قیامت مسیح کی ربنا المسیح کی قبر میں کپڑوں کا پایا جانا ہے۔ یوحنا ۲۰ / ۶-۸ یوحنا رسول جب ان کپڑوں کو بالخصوص سر کے رومال کو عین سر کی جگہ رکھا پاتا ہے۔ تو اس کو یقین ہو جاتا ہے۔ کہ مسیح معجزانہ طریق سے دوبارہ زندہ ہوگیا ہے۔ اگر کوئی بے ہوش شخص پہرے والوں سے آنکھ بچا کر ان کپڑوں کو اتارتا تو وہ ان کو پھاڑ کر اتارتا اور ادھر ادھر پھینک دیتا۔ لیکن یوحنا کو محض اس سے یقین آیا کہ یہ کپڑے نہایت قرینہ سے اپنی اپنی جگہ موجود تھے۔ جو ایک معجزہ کو ظاہر کرتے ہیں۔"

اس کا جواب عرض کرنے سے قبل میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ مضمون لکھنے والے صاحب نے غالباً اس حوالہ کو غور سے نہیں پڑھا۔ یونہی لکھ دیا کہ رومال عین اپنی جگہ پر پڑا تھا حالانکہ یوحنا ۲۰ / ۷ میں لکھا ہے۔" اور وہ رومال جو اس کے سر سے بندھا ہوا تھا۔ سوتی کپڑوں کے ساتھ نہیں بلکہ لپٹا ہوا الگ پڑا ہے۔"

پس اگر رومال کا اپنی جگہ پر پڑے رہنا خصوصیت سے مسیح کے معجزانہ طریق پر زندہ ہونیکی علامت ہے تو رومال کے الگ پڑے ہونے سے شہادت کا اتنا حصہ ناقابل قبول ہوگیا۔ اور مسیح کی زندگی کا ثبوت نہ رہا۔

اب رہا کپڑوں کا اپنی اپنی جگہ پر پڑا رہنا میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ بات مسیح کے زندہ ہوجانے کی دلیل کس طرح ہوگئی۔ کیا ایک زندہ شخص اپنے کپڑوں کو اپنی جگہ پر نہیں رکھ سکتا۔ صرف وہی رکھ سکتا ہے۔ جو مر کر زندہ ہو۔ تاہم چونکہ یہ بات پیش کی گئی ہے۔ اس لئے اس پر بھی غور کرنا ضروری ہے۔

اس واقعہ کا ذکر صرف لوقا اور یوحنا کرتے ہیں۔ لوقا کہتا ہے۔ دیکھنے والوں نے کفن دیکھا۔ اور یوحنا کہتا ہے۔ سوتی کپڑے اور رومال دیکھا۔ متی اور مرقس اس کا سرے سے ذکر ہی نہیں کرتے جو تعجب انگیز بات ہے۔ مضمون نویس صاحب کہتے ہیں کہ اگر مسیحؑ خود ان کپڑوں کو اتارتے تو پھاڑ پھاڑ کر اتارتے۔ جواباً عرض ہے۔ کہ یوسف نے یسوع مسیحؑ کو لیکر سوتی کپڑے میں لپیٹا تھا۔ اور یہ ایک مہین چادر تھی۔ سلا ہوا کپڑا نہ تھا۔ جب حضرت مسیحؑ ہوش میں آ گئے تو ان کو اتارنے کے لئے پھاڑنے کی ضرورت نہ تھی۔

اب رہی یہ بات کہ کپڑے قبر میں کیوں رہ گئے۔ اناجیل کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہودیوں کے ناپاک ارادوں اور حضرت مسیحؑ کے خلاف قتل کی سازشوں کے باعث حضرت مسیحؑ بہت زیادہ احتیاط کرتے تھے۔ چنانچہ وہ تبلیغ کے لئے دورے بھی خفیہ طور پر چھپ چھپ کر کیا کرتے تھے اور بسا اوقات یہودیوں کا بد ارادہ دیکھ کر اس جگہ سے روپوش ہو جاتے۔ چنانچہ یوحنا باب ۷ میں لکھا ہے۔

"ان باتوں کے بعد یسوع گلیل میں پھرتا رہا۔ کیونکہ یہودیہ میں پھرنا نہ چاہتا تھا۔ اس لئے کہ یہودی اس کے قتل کی کوشش میں تھے۔"

پھر لکھا ہے کہ اس نے بھائیوں سے کہا۔ "تم عید میں جاؤ میں ابھی اس عید میں نہیں جاتا...... لیکن جب اس کے بھائی عید میں چلے گئے اس وقت وہ بھی گیا ظاہراً نہیں بلکہ پوشیدہ۔"

اسی طرح یوحنا ۸ / ۵۹ میں مسیحؑ کے چھپ کر ہیکل سے نکل جانے کا ذکر ہے۔ اور ۱۲ / ۳۶ میں لکھا ہے "اس نے اپنے آپ کو چھپایا"

ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہودیوں کے بد ارادوں کے باعث حضرت مسیحؑ حد درجہ احتیاط کرتے تھے۔ جب حضرت مسیحؑ ہوش میں آئے۔ تو انہوں نے فوراً یروشلم کو چھوڑنے کا ارادہ کر لیا۔ لیکن یہودیوں کو بھی شبہ ہوچکا تھا کہ مسیحؑ کہیں زندہ ہی ان کے ہاتھوں سے نہ نکل جائے۔ اس لئے وہ بھی [illegible] کرنے لگ گئے تھے۔ پس حضرت مسیحؑ نے ان کی توجہ دوسری طرف مبذول کرنے کے لئے اپنے کفن کو جو سوتی کپڑے کا تھا اتار کر اسی طرح قبر میں رکھ دیا گویا وہ اس میں لپٹے پڑے ہیں۔ اور خود بھیس بدل کر وہاں سے نکل گئے۔ تاکہ اگر کوئی قبر کے اندر جھانکے بھی تو اسے ایسا معلوم ہو گویا حضرت مسیحؑ کا جسم وہیں پڑا ہے اور اس طرح یہودیوں کو خبر ہونے سے قبل وہ وہاں سے نکل جائیں چنانچہ وہ بھیس بدل کر وہاں سے نکلے۔ باغ میں ان کو مریم مگدلینی اور دوسری عورتیں ملیں۔ بھیس بدلنے کے سبب مریم نے حضرت مسیحؑ کو نہ پہچانا اور انہیں باغبان خیال کیا چونکہ خطرہ لمحہ بہ لمحہ بڑھ رہا تھا۔ حضرت مسیحؑ نے اس خیال سے کہ یہودیوں کو علم نہ ہو جائے۔ ان عورتوں سے کہا۔ کہ تم جا کر شاگردوں سے کہو کہ وہ گلیل آجائیں۔ میں وہاں جاتا ہوں

چنانچہ وہ چھپتے چھپاتے یروشلم سے نکل گئے اماؤس نامی گاؤں کو جاتے ہوئے جن دو شاگردوں کو حضرت مسیحؑ ملے انہوں نے بھی تبدیل شدہ ہیئت کے باعث ان کو نہ پہچانا اور آخر خود مسیح نے ان کو بتایا۔

پس حضرت مسیحؑ کے کپڑے جو ان کی قبر میں ملے یہ بطور احتیاط اور یہودیوں کی توجہ کو مشغول رکھنے کے لئے تھے جیسا کہ اناجیل سے احتیاط کے کئی اور پہلو ملتے ہیں ان کپڑوں سے اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ کہ واقعی آپ مردوں میں سے جی اٹھے تھے۔

نور الحق انور

احمدی دنیا

یہ شام و سحر دینِ احمد کے چرچے — عجب ہے خدا کے پیاروں کی دنیا
نگاہوں میں ٹھنڈک ہے راحت ہے دل میں — دل افروز ہے بختیاروں کی دنیا
یہ دنیا تو ہے دینداروں کی دنیا

یہ دنیا جہاں سے الگ اِک جہاں ہے — خدا کی محبت کا زندہ نشاں ہے
زمیں جس کی بھی ہمسرِ آسمان ہے — نہ جانے گناہوں کی دنیا کہاں ہے
مسیحا تیرے جانثاروں کی دنیا

فلک پر ہے اِک شور اے دنیا والو — یہ انجامِ غفلت ذرا دیکھو بھالو
دلوں سے یہ دنیا کی اُلفت نکالو — خدارا محبت سے ایماں کو پالو
خدا ہی میں ہے دینداروں کی دنیا

بڑھے جا رہے ہیں جو انانِ ملت — لئے جا رہے ہیں وہ خوانانِ نعمت
جہاں بھر کو دینے کو ایمان و راحت — مٹانے جہاں بھر سے شرک و ضلالت
عجب ہے ترے شاہسواروں کی دنیا

غلامی میں آئینگے شاہ جہاں پھر — بسائینگے وحدت سے کون و مکاں پھر
خدا کا ہی ہوگا زمین و زماں پھر — کہ دیکھیگی دنیا خدا کا نشاں پھر
عجب ہوگی اُن شہریاروں کی دنیا

خاکسار:۔ عبدالحکیم احمدی از دہلی

دُعا کی التجا

یہ عاجز ایک عرصہ سے دفتری مشکل میں مبتلا ہے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ معاملہ عدالت میں جائیگا۔ پس میری تمام احباب جماعت سے التجا ہے۔ کہ وہ میری بریت و بحالی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں ایسی دعا جیسے حضرت اقدسؑ نے فرمایا ہے۔ ؎

ہزار سرزنی و مشکلے نہ گردد حل — چوں پیش او ببری کار یک دعا باشد

طالبِ دعا:۔ خاکسار عبدالحکیم احمدی از دہلی

ہری ونش پران آلوچنا

پران کے معنی ہیں پرانا۔ مگر ہندوؤں میں پران سے مراد وہ پستکیں ہیں۔ جن کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ ویاس کرت ہیں۔ ان کو ہندو مذہب میں بہت مقدس مانا جاتا ہے۔ اور پانچویں وید کا درجہ دیا جاتا ہے (چھاندوگیہ ۷۔۱۔۲) ویدوں کو سمجھنے کے لئے پران کا پڑھنا بہت ضروری سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ جو کچھ ویدوں میں ہے۔ وہی پرانوں میں بالتفصیل لکھا گیا ہے۔

پران کب لکھے گئے۔ اور کس نے لکھے ان کے متعلق قطعی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ شری بلدیو جی اوپادھیائے ایم۔ اے کے کتھن انوسار "پرانوں کی رچنا مہابھارت سے پوروہی ہوئی تھی۔ اس میں کسی کو سندھیہ نہیں ہو سکتا۔" (کلیان سنکھشپت پدم پران انک)

پنڈت جوالا پرشاد مشر ہری ونش پران کی بھومیکا میں لکھتے ہیں۔ کہ "ہری ونش پرب کے دیکھنے سے ودت ہوتا ہے۔ کہ یہ گرنتھ ٹھیک اس سمے سے کچھ کال اپرانت بھگوان وید ویاس جی نے کتھن کیا ہے۔ جبکہ بھگوان شری کرشن چندر اپنے چرن کمل سے اس بھومی کو پوتر کر اپنے نج ستھان کو پدھار چکے تھے۔" گویا شری بلدیو جی کے نزدیک پران مہابھارت سے پہلے لکھے گئے۔ مگر مشر جی ہری ونش پران (اس وقت یہی پران زیر بحث ہے۔ اس کے بعد دوسرے پرانوں کے متعلق بھی کچھ عرض کیا جائیگا) کو مہابھارت کے بعد کی تصنیف قرار دیتے ہیں۔

عام طور پر یہی مشہور ہے۔ کہ پران وید ویاس جی کے لکھے ہوئے ہیں۔ وید ویاس کے بھی نہیں۔ بلکہ خود نارائن (خدا) کے لکھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ کہا گیا۔

[illegible] नारायण [illegible]
[illegible] । व्यास [illegible]
[illegible] महीतले

کہ لوگوں کے کلیان کے لئے خود نارائن نے ہی ویاس کے روپ میں آ کر ان پرانوں کو لکھا۔ اس وقت تمام پرانوں کے متعلق بحث نہیں صرف یہ دیکھنا ہے۔ کہ آیا ہری ونش پران وید ویاس کا لکھا ہوا ہے؟

شروع میں کئی قسم کے برتوں کا بیان ہے۔ ایک برت کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وید ویاس کو نمسکار کر کے اگلا منتر پڑھے۔

नमस्ते भगवन व्यास सर्वशास्त्रार्थ कोविद।

کہ ہے بھگوان ویاس۔ سب شاستروں کے کووِد آپ کو ہمارا نمسکار ہو۔

(۲) پھر لکھا ہے۔

पुत्रं लभते राजन् व्यासस्य वचनं यथा । सर्वान् कामान् नवाप्नोति कथां श्रुत्वा हरेरिमाम्॥

کہ ہے راجن۔ اسکو پتر کی پراپتی ہوگی۔ یہ ویاس کا وچن ہے۔ ہری کی یہ کتھا سنکر سب کاماؤں کی پراپتی ہوگی۔

(۳) پھر لکھا ہے:۔

नवमे दशमे मासि दोहदं नियतं भवेत् । व्यासेनोक्तमिदं पुण्यं वन्ध्याया गर्भलक्षणम् ॥

کہ نویں دسویں مہینے ضروری گربھ کی ستھتی ہوتی ہے۔ یہ ویاس نے گربھ دھارن کا لکھشن کیا ہے۔

(۴) پھر دان وغیرہ کرنے کا جو پھل ہے۔ اس کے متعلق لکھا ہے۔ کہ یہ ویاس اور دوسرے اچاریہ والمیکی وغیرہ نے بھی ایسا کہا ہے۔

ان ابتدائی صفحوں کے چند ہی حوالوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہری ونش پران ویاس جی کا لکھا ہوا نہیں۔ بلکہ اس کے کسی ایک شاگرد یا زیادہ شاگردوں نے یا کسی اور شخص نے خود لکھ کر وید ویاس جی کے نام سے مشہور کر دیا ہے۔

ہری ونش پران کے پٹھن پاٹھن اور شرون کرنے کا بڑا مہتو بیان کیا گیا ہے۔ لکھا ہے۔ کہ اس کے پڑھنے سے جیسے سوریہ سے اندھکار دور ہو جاتا ہے۔ تمام پاپ نشٹ بھرشٹ ہو جاتے ہیں۔ پتر کی خواہش کرنے والے یا جن کے بچے مر جاتے ہوں۔ وہ پڑھیں۔ تو پتر پراپتی ہو۔ ایشیا (حیکو دج وغیرہ نہیں ہوتا) دس بار۔ جن کے پتر ہو کر مر جاتے ہوں ۷ بار گربھ پات ہوتا ہو۔ تو ۵ بار۔ کاک وندھیا ۳ بار جن کے کنیا ہی ہوتی ہوں۔ وہ صرف ایک بار اس پران کو پڑھیں۔ تو پتر پراپتی ہو۔ مگر اس کے پڑھنے سننے کے متعلق بعض احتیاطی تدابیر بھی بیان کر دی گئی ہیں۔

اس پران میں بے شمار عجیب و غریب واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ نمونہ کے طور پر چند باتیں پیش کی جاتی ہیں۔ یہ دنیا کس طرح پیدا ہوئی۔ اس کے متعلق لکھا ہے۔ کہ بھگوان برہما نے اپنا ویریہ پانی میں (سمندروں میں) ڈالا۔ وہ انڈا بن گیا۔ بھگوان ایک برس تک اس انڈے میں سوتے رہے۔ پھر اس انڈے سے خود پیدا ہوئے۔ (ادھیائے ۲ منتر $\frac{۲۷}{۲۸}$) اس انڈے سے سات رشی پیدا ہوئے۔ مگر دنیا میں زیادتی نہ ہوتی دیکھ کر پرجاپتی نے اپنے آپ کو آدھا مرد بنایا۔ آدھا عورت۔ اس سے بہت سی پرجا پیدا کی۔ اور پرتھوی پر بسنا شروع کر دیا۔ وکش نے رشی۔ گندھرو۔ استر۔ راکش۔ یکھش۔ بھوت۔ پشاچ۔ پکھش۔ پشو۔ سرپ سب کی من سے ہی رچنا کی۔ (ادھیائے ۳ منتر ۳) جب یہ بھی نہ بڑھی۔ تو پرجاپتی کی لڑکی اسکنی سے وکش نے شادی کر کے ۵ ہزار بلوان پتر پیدا کئے۔ کاکی نے کوؤں کو۔ اُلوکی نے الوؤں کو۔ شینی نے شکروں کو۔ گردھرکی نے گدھوں کو پیدا کیا۔ سرسا نے ایک ہزار کئی سروں والے اور آسمان میں چلنے والے سانپوں کو پیدا کیا۔

(۲) ایک اور کتھا یوں درج ہے۔ کہ کشیپ رشی نے دیتی ($\frac{۶۲}{۱۱۷}$) کو ایک بلوان پتر دینے کا ور دیا۔ جو اندر کو مارنے والا ہوگا۔ بشرطیکہ اس کا گربھ منظور کرے۔* ($\frac{۶۲}{۱۱۷}$) دیتی نے منظور کیا۔ اور کشیپ رشی اسے گربھ دے کر خود پہاڑوں میں عبادت کے لئے چلے گئے۔ اندر کو فکر ہوئی۔ وہ تاک میں رہا۔ ایک دن موقعہ پا کر اندر اپنی وجر سمیت دیتی کے پیٹ میں گھس گیا۔ اور گربھ کے ۷ اور پھر ہر سات کے سات سات کل ۴۹ ٹکڑے کر دیئے۔ یہ مُرت ($\frac{۶۴}{۱۱۷}$) نام والے ۴۹ پون دیوتے اندر کے ساتھ ہی دیتی کے پیٹ سے باہر نکل آئے۔ اور یہ سارے اندر کے دوست اور مددگار ٹھیرے۔ (ادھیائے ۳ منتر ۳۶)

(۳) پرتھوی کے متعلق ایک دلچسپ کہانی لکھی ہے۔ راجہ پرتھو نے تیروں سے زمین کو مار ڈالنا چاہا۔ مگر زمین گائے بن کر بھاگ نکلی۔ جہاں بھی گئی۔ حتیٰ کہ برہم لوک میں بھی پرتھو کو کمان لئے آگے ہی پایا۔ آخر زمین ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو گئی۔ اور عرض کیا۔ کہ دنیا مجھ پر آباد ہے۔ میرے مار دینے سے دنیا کا ناش ہوگا۔ ایسا کرو۔ کہ مجھے ایک سار کر دو۔ راجہ پرتھو نے اپنی کمان کے کونے سے پہاڑوں کو اکھاڑ اکھاڑ کر ایک دوسرے پر دھر دیا۔ جس سے وہ بڑھ گئے۔ جہاں جہاں پرتھوی برابر ہوئی۔ دنیا بسنے لگی۔ پھر پرتھو نے منو کو بچھڑا بنایا۔ خود دوہنے والا ہوا۔ اور کھیتی باڑی کو دوہا۔ رشیوں نے چندرماں کو بچھڑا بنا کر ویدوں کو برتن بنایا۔ اور برہم روپ دودھ دوہا۔ پہاڑوں نے سمیرو پہاڑ کو دوہنے والا بنا کر پہاڑوں کو برتن بنایا۔ اور پہاڑ ہی دوہے۔ سانپوں نے زہر دوہا۔ اس دن سے پرتھوی پرتھو کی پتری کہلائی۔ اس کتھا کو سننے کا بہت پھل لکھا ہے۔ جو پرتھو کی پوجا کرے۔ تمام جنگوں کو جیتے۔ پتر پوتروں کے ساتھ چرکال تک پرتھوی پر آنند سے رہے۔

مندرجہ بالا واقعات اور اسی قسم کی دوسری لاتعداد کہانیوں کو پڑھ کر اس نامعلوم زمانہ کے لوگوں کی ذہنی حالت کا بڑی آسانی کے ساتھ اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ لکھنے والے نے جو کچھ لکھا۔ اپنے علم و فہم کے مطابق لکھا۔ اسے کسی الہام یا وحی کا دعویٰ نہیں۔ اس واسطے ساتھ ساتھ لکھتا جاتا ہے۔ کہ (ایسا ہمنے سنا ہے۔ وغیرہ۔

آج اس روشنی کے زمانہ میں معمولی عقل رکھنے والا انسان بھی آسانی سے ان واقعات کی حقیقت و صداقت معلوم کر سکتا ہے۔ تاریخی نقطۂ نگاہ سے یہ کتاب اپنے اندر کوئی اہمیت رکھتی ہوگی۔ مگر اسکو دھرم پستک کہنا کسی صورت میں مناسب نہیں۔ کیونکہ وہ لکھشن جو ایک دھرم پستک میں ہونے چاہئیں۔ وہ اس میں مفقود ہیں۔

(چودھری عبدالواحد واقف زندگی)

درخواست دعا

خاکسار کا خالہ زاد بھائی عزیزم شیخ مبارک احمدؐ ریلوے بورڈ نئی دہلی بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ عزیز موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار ناصر احمدؐ واقف تحریک

* گربھ کو سو برس تک اٹھانا ہوگا۔

رشوت ستانی

رشوت کہتے ہیں مال کے اس استعمال کو جس سے گورنمنٹ یا دوسرے لوگوں کے حقوق تلف کئے جائیں۔ اسلام اسے ناجائز قرار دیتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ الراشی والمرتشی (الحدیث) کہ رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے ہر دو پر خدا کی لعنت ہو۔ ظاہر ہے کہ اپنا مال ناجائز طور پر استعمال کر کے کسی کا حق حاصل کر لینا۔ اور اسے اپنے حق سے محروم کر دینا بڑا ظلم ہے۔ مگر موجودہ زمانہ میں رشوت ستانی کا بازار خوب گرم ہے۔ اور اگر کوئی دیانتداری سے کام کرنے والا اہل بھی جائے اور وہ تسلی بھی دے کہ میں کام کر دوں گا۔ تو صاحب غرض کی تسلی نہیں ہوتی۔ وہ خیال کرتا ہے کہ میرا کام ہرگز نہ ہو گا۔ جب تک ایک معقول رقم مجھ سے نہ لے لی جائے گی۔ اور ایسے لوگ پیچھے پڑ کر رشوت دیتے ہیں۔ پس کچھ تو وہ لوگ ہیں جو پیچھے پڑ کر رشوت دیتے ہیں۔ اور کچھ وہ لوگ ہیں جو پیچھے پڑ کر رشوت لیتے ہیں۔ اور اگر کوئی تھوڑی رشوت دے تو کہتے ہیں کہ ہم اسے خنزیر سمجھتے ہیں۔ اور جب بڑی رقم مل جاتے تو قبول کر لیتے ہیں۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ وہ چھوٹا خنزیر کھانا نہیں چاہتے۔ بلکہ بڑا خنزیر طلب کرتے ہیں۔ ایسے ہی دینے اور لینے والوں پر خدا اور رسول کی طرف سے لعنت کی گئی ہے۔

ان کے علاوہ خدا کے کچھ ایسے بندے بھی ہیں کہ جو رشوت دینا پسند نہیں کرتے۔ مگر وہ خیال کرتے ہیں کہ حکام کو رشوت لینے کی عادت بد پڑی ہوئی ہے۔ اگر میں رقم استعمال نہ کروں گا تو میرا حق محفوظ نہ ہو گا۔ اس لئے وہ اپنا حق محفوظ کرنے کی خاطر اور اس کے ضرر سے بچنے کے لئے مال استعمال کرتے ہیں پس ایسے لوگوں کا اپنے حق کو محفوظ کرنے کے لئے مال استعمال کرنا جائز ہے اور لینے والے کے لئے حرام۔ ایسے لوگوں کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ یہ ہے "رشوت ہرگز نہیں دینی چاہیئے یہ سخت گناہ ہے۔ مگر میں رشوت کی یہ تعریف کرتا ہوں کہ جس سے گورنمنٹ یا دوسرے لوگوں کے حقوق تلف کئے جاویں میں اس سے سخت منع کرتا ہوں۔ لیکن ایسے طور پر بطور نذرانہ یا ڈالی اگر کسی کو دی جائے۔ جس سے کسی کے حقوق کا اتلاف مدنظر نہ ہو۔ بلکہ اپنی حق تلفی اور ضرر سے بچنا مقصود ہو۔ تو یہ میرے نزدیک منع نہیں۔ اور میں اس کا نام رشوت نہیں رکھتا۔ کسی کے ظلم سے بچنے کو شریعت منع نہیں کرتی بلکہ لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ فرمایا ہے"

(الحکم ۱۷ راگست ۱۹۰۲ء)

خاکسار قمر الدین مولوی فاضل قادیان

پہاڑی مقامات میں تبلیغ کی اہمیت

"پہاڑ دنیا کے قیام کا باعث ہوتے ہیں اس لحاظ سے انبیاء کو بھی پہاڑ قرار دیا گیا ہے اور جبال سے مراد علماء دین بھی لئے جاتے ہیں۔ سو پہاڑوں کو انبیاء اور علماء کے ساتھ نسبت ہے۔ اس باطنی نسبت کے ساتھ اب پہاڑوں کو الٰہی سلسلوں کے ساتھ ایک نسبت ظاہری بھی ہو گئی ہے۔ اب ہمارا تمدن اس قسم کا ہو گیا ہے کہ ہندوستان کی آبادی کا معتدبہ حصہ اور اعلیٰ طبقہ پہاڑوں پر گرمیوں میں جمع ہو جاتا ہے اور اگر ایسے مختلف پہاڑی مقامات پر ہماری جماعتیں مضبوط ہو جائیں۔ تو پھر ہم سارے ہندوستان کے چیدہ لوگوں میں تبلیغ کر سکتے ہیں۔ سارے بنگال میں ہمارے لئے دورہ کرنا مشکل ہے۔ لیکن دارجلنگ سے بھی سارے بنگال کے چیدہ لوگوں کو تبلیغ کی جاسکتی ہے شملہ۔ مری۔ ڈلہوزی میں جماعتیں مضبوط ہونے سے سارے صوبہ پنجاب میں تبلیغ ہو سکتی ہے۔ اسی طرح اگر کشمیر میں تبلیغ کا انتظام مضبوط ہو جائے۔ تو چونکہ وہاں تمام ہندوستان کے لوگ جاتے ہیں۔ اس لئے کشمیر کے ذریعہ تمام ہندوستان میں تبلیغ ہو سکتی ہے۔ الغرض چند ایک پہاڑوں پر جماعتوں کے مضبوط ہو جانے سے سارے ہندوستان میں تبلیغ کے راستے ہمارے لئے کھل سکتے ہیں" (خطبہ ۲۴ راپریل ۱۹۳۱ء)

حضرت امیر المومنین کا یہ ارشاد پیش کرتے ہوئے تمام خدام سے جو ہندوستان کے کسی پہاڑ میں رہتے ہیں گزارش کی جاتی ہے ہو کہ وہ اپنے پہاڑی مقامات پر خصوصیت کے ساتھ دیوانہ وار تبلیغ کریں۔ نوآمدہ طبیعتوں کے سنجیدہ طبع لوگوں کی فہرست بنائیں۔ اور ان میں کسی معین طریق کے ساتھ تبلیغ کریں۔ اور ایسے لوگوں کے پتے مرکز میں بھی ارسال کریں۔ تا یہاں سے بھی انہیں تبلیغ کی جا سکے۔

خاکسار: عباس احمد مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجالس خدام الاحمدیہ کی ایک کوتاہی پر افسوس

"الفضل" میں ایک نوٹ کے ذریعہ تمام مجالس خدام الاحمدیہ اور انفرادی طور پر ہر خادم سے یہ گزارش کی گئی تھی کہ جو بیعتیں خدام کے ذریعہ ہوں۔ اس کی اطلاع خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ضروری جائے۔ لیکن افسوس ہے کہ ابھی تک اس گزارش پر عمل نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ جماعت کی موجودہ ترقی میں خدام کا کیا حصہ ہے۔ فاستبقوا الخیرات قرآن کریم کا حکم ہے اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کو اسلام پسند کرتا ہے ہمارے لئے کس قدر خوشی کی بات ہو گی اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ جماعت کی ترقی میں خدام کا معتدبہ حصہ ہے۔ تمام خدام اور قائدین مجالس سے ایک دفعہ پھر گزارش کی جاتی ہے کہ وہ اس بات کی اطلاع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو دیا کریں کہ ان کے ذریعہ کس قدر بیعت ہوئی ہے۔

خاکسار:۔ عباس احمد مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

زکوٰۃ کی ادائیگی خدا کی خوشنودی کا ذریعہ ہے

اسلام نے زکوٰۃ کا فریضہ انفرادی نہیں بلکہ جماعتی فریضہ قرار دیا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ کوئی مسلمان از خود زکوٰۃ کو اپنی منشاء کے مطابق تصرف میں نہیں لا سکتا۔ بلکہ اسلامی بیت المال میں پہنچانا اس کا فرض ہے۔ اور خلیفہ اور امام وقت کی ہدایات کے مطابق زکوٰۃ کا تقسیم کیا جانا ضروری ہے۔ سب جگہوں اور مقامات کی زکوٰۃ مرکز اسلام میں جمع ہونی چاہیئے۔ اور وہاں سے مستحقین میں تقسیم ہونی چاہیئے۔ اس طریق اور نظام کا بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے والے ریاکاری اور منّ واحسان کرنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ اور زکوٰۃ لینے والے قوم کے افراد کے سامنے کسی رنگ میں شرمندہ نہیں ہوتے۔ کیونکہ کوئی خاص فرد ان کو اپنے ذاتی مال میں سے یہ رقم نہیں دے رہا۔ بلکہ خدا کا قائم کردہ نظام یہ اموال ان میں تقسیم کرتا ہے۔ اور نظام کو ایک جماعتی حیثیت حاصل ہے۔ کسی فرد کا شخصی دخل اس میں نہیں۔ پس اسلام کا مقرر کردہ طریق زکوٰۃ دینے والے کے لئے قرب الٰہی کے حصول کی راہ پیدا کرتا ہے۔ اور زکوٰۃ لینے والے کو احساس شرمندگی اور اپنی لاچاری پر افسوس سے محفوظ کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی نقطہ نگاہ سے بغیر نظام کے زکوٰۃ ادا کرنے والے کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ جماعت احمدیہ کے لئے خوشی اور مسرت کا مقام ہے کہ ان کا نظام منہاج نبوت پر قائم ہے۔ اور اسلام کے قرون اولیٰ کی طرح ان کے ہاں بیت المال اور سلسلہ خلافت موجود ہے۔ پس کسی احمدی کے لئے یہ روا نہیں کہ جب اس پر زکوٰۃ فرض ہو۔ تو وہ اس کی ادائیگی میں لیت ولعل کرے۔ یا جو اس نظام پر معترض ہو۔ اس کے فیصلہ کے بغیر آپ ہی زکوٰۃ کے حصہ کو تقسیم کرنا شروع کر دے۔

زکوٰۃ کے متعلق مسائل معلوم کرنے کے لئے اگر کسی دوست کو ضرورت ہو تو دفتر بیت المال سے رسالہ مسائل زکوٰۃ مفت طلب کر سکتے ہیں۔

ناظر بیت المال

احرار کے نمائندہ کو سزا

قریباً دو سال کا عرصہ ہوا۔ احرار کے قادیان میں نمائندہ حمید اکشمیری نے ایک جلسہ میں دو نہایت دل آزار نظمیں پڑھیں۔ جن کی بناء پر اس کے خلاف ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت پولیس نے مقدمہ چلایا۔

یہ مقدمہ کنور بلبیر سنگھ صاحب مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور کی عدالت میں زیر سماعت رہا۔ اور ۲۹ رمئی کو فاضل مجسٹریٹ صاحب نے ملزم کو مجرم قرار دے کر ایک سو روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ قید کا حکم سنایا۔ فیصلہ کی نقل دستیاب ہونے پر اس کا ضروری اقتباس بھی شائع کیا جائے گا

نارتھ ویسٹرن ریلوے
سیٹیں ریزرو کرانے کے قواعد و ضوابط

برتھیں (ریل میں سونے کے کمرے) اور سیٹیں فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کے ڈبوں میں صرف ٹکٹ پیش کرنے پر ریزرو کرائے جا سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں مفصل قواعد و ضوابط این۔ ڈبلیو۔ آر کے ٹائم ٹیبل میں موجود ہیں۔ اس غرض سے سیٹیں وغیرہ ریزرو کرانے میں جعلسازی سے کام نہ لیا جا سکے۔ اور برتھوں اور سیٹوں کی ریزرویشن میں کمی ان کی تقسیم کو مناسب طور پر چیک کیا جا سکے۔ یکم جون ۱۹۴۵ء سے برتھ اور سیٹیں صرف تحریری درخواستوں کے ذریعہ جو مقررہ فارم پر ہوں گی ریزرو کی جائیں گی۔ کورے درخواست فارم پبلک کو دینے کے لئے تمام اہم سٹیشنوں کے ریزرویشن دفاتر میں موجود رہیں گے۔ اور وہاں سے مل سکیں گے۔

اگر ریزرویشن کے لئے درخواستیں دے دی گئی ہیں۔ خواہ جگہ نہ بھی ہو۔ اور اس بنا پر انکار کر دیا گیا ہو۔ تو بھی اس عمل سے تقسیم کی جانچ پڑتال میں ریلوے کو مدد ملے گی۔

(۲) جو لوگ بیرونی مقامات سے ریزرو کرانا چاہیں ان کو اپنے ٹکٹ اور درخواستیں قریب ترین سٹیشن ماسٹر کے پاس لیجانی چاہئیں۔ اور اس کے ذریعہ سیٹ وغیرہ ریزرو کرانی چاہیئے۔ اگر ان کے پاس ٹکٹ نہ ہو تو ان کو چاہیئے کہ کرایہ کی رقم۔ ریزرو کرانے کی فیس۔ اور محصول ڈاک کی رقم اس اسٹیشن ماسٹر کے پاس بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ جہاں سے کہ وہ سیٹ وغیرہ ریزرو کرانا چاہتے ہیں۔ ساتھ ہی انہیں مطلوبہ ٹکٹ اور جگہ کی پوری پوری تفصیل دے دینی چاہیئے۔ تاکہ سٹیشن ماسٹر مذکور اگر مہیا ہوں تو ان کے لئے ٹکٹ خرید سکے اور جگہ ریزرو کرا سکے۔ ورنہ پھر ایسی صورت میں سفری ایجنسیوں دوست۔ احباب یا رشتہ داروں کے ذریعہ جو اس مقام پر ہوں۔ جہاں سے ان کا سفر شروع ہوتا ہو۔ انتظام کیا جا سکتا ہے۔

(۳) ان سٹیشنوں کے ریزرویشن آفس میں جہاں سے ٹرینیں روانہ ہوتی یا سے پکٹنل کو چنر پلتے ہیں۔ نوٹس بورڈ آویزاں ہوگا جس سے معلوم ہو جائے گا کہ کس تعداد میں برتھ اور سیٹیں (فرسٹ اور سیکنڈ کلاسوں کے الگ الگ) معمولاً دستیاب ہو سکتی ہیں۔ جو صرف اہم اور خاص ٹرینوں میں ریزرویشن کے لئے ہی ہوں گی۔

(۴) ریزرویشن کے رجسٹر پبلک دیکھ سکے گی تاکہ اگر وہ چاہے تو اس بات کا اطمینان کر سکے کہ جس قدر جگہ مل سکتی تھی وہ ٹھیک ہو چکی ہے وغیرہ وغیرہ

(۵) عام پبلک کے مفاد کے پیش نظر مسافروں سے التماس کی جاتی ہے کہ اگر ان کو بعد میں ضرورت نہ رہی ہو تو وہ جو سیٹیں وغیرہ ریزرو کرا چکے ہوں۔ ان کو ضرور منسوخ کرا لیں۔

(۶) جو برتھ یا سیٹ ریزرو ہو چکی ہو اس کے مہیا کرنے کی ہر کوشش کی جائے گی۔ لیکن اگر کسی وجہ سے ایسا نہ ہو سکے تو ریلوے ایڈمنسٹریشن نقصان یا زائد مصارف وغیرہ سے متعلق کسی تاوان کے مطالبہ کو تسلیم نہیں کرے گا۔

(۷) مکمل تصریحات سٹیشن ماسٹروں سے حاصل کی جا سکتی ہیں +

(جنرل منیجر)

218

اونی سامان
کی مہیا مقدار میں اضافہ

اونی سامان اور زیادہ مقدار میں عنقریب مارکیٹ میں آنے والا ہے اگر آپ کو اگلے جاڑوں کے لئے اونی سامان کی ضرورت ہے۔ تو سردیاں شروع ہونے سے پہلے گرمی ہی کے موسم میں کیوں نہ خرید لیں جبکہ مانگ کم ہوتی ہے؟

اگر آپ نے موسم سرما تک انتظار کیا۔ تو بہت سے لوگ دے ہوں گے اور سارا مال خریدنا پڑے گا۔

محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائز نئی دہلی نے شائع کیا

AAA 344

موعود ادیان عالم

امسال ماہ اکتوبر میں ہفتہ تعلیم و تلقین منانا تجویز کیا گیا ہے۔ جس کی معین تاریخوں کا بعد میں اعلان کر دیا جائے گا۔

اس کے لئے موضوع "موعود ادیان عالم" تجویز کیا گیا ہے۔ احباب ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اور اگر کوئی مشورہ دینا مناسب خیال فرمائیں۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر تحریر فرما دیں۔

خاکسار مشتاق احمد مشترکہ سب کمیٹی خدام والانصار

نمبر خریداری کے بغیر

دفتر زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کے باوجود آپ کے ارشاد کی تعمیل نہیں کر سکتا +

(منیجر)

غیر مسلم اقوام کے لئے بیس ہزار روپیہ انعام

تمام غیر مسلم اقوام کی مذہبی کتب سے ثابت ہے کہ جب جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا تھا۔ تب تب ان کی اصلاح کے لئے ایک خدا کی رہنما ظاہر کیا جاتا تھا۔ قرآن شریف سے یہی ربانی قانون ثابت ہے۔ خدائی راہنما ایک عظیم الشان نعمت ہوتا ہے۔ جس کی تعلیم سے انسان دونوں جہان میں فلاح پا سکتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے تمام مخلوق میں یہ فضل مقدر کیا جیسا کہ وہ فرماتا ہے ولکل امۃ رسول یعنی ہر ایک قوم کے لئے ایک رسول ہے۔ یونس ع ۵ پھر یہ سلسلہ متواتر جاری رکھا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے ثم ارسلنا رسلنا تترا۔ یعنی ہم اپنے رسول متواتر بھیجتے رہے ۲۳/۴ مگر اسلام کے پیشتر کے وہ تمام مذاہب صرف ایک ایک قوم اور ایک ایک ملک کے لئے تھے۔ اس لئے ان کی تعلیم بھی صرف اسی قوم کے لئے تھی۔ آخر وہ زمانہ آیا کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک مکمل اور عالمگیر مذہب اسلام مقدر فرمایا اور صاف جتلا دیا کہ من یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین۔ یعنی جو کوئی اسلام کے سوائے دوسرا دین چاہیگا وہ تو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا ۳/۸۵۔ اس کے بعد ان مذاہب کی تجدید کی ضرورت نہ رہی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ان میں اپنی طرف سے رسول مبعوث فرمانے کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے موقوف کر دیا۔ اگر کسی غیر مسلم کا یہ دعویٰ ہو کہ اب بھی ان میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ تو اس ربانی منصب کے مدعی کو پبلک میں پیش کرو ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۴ر جون۔ جنوبی اوکی ناوا میں امریکن دستوں نے اور آگے بڑھ کر گھیرے میں آئے ہوئے جاپانیوں کا حلقہ تنگ کر دیا ہے۔

واشنگٹن ۴ر جون۔ امریکن بمباروں نے کیشو پر حملہ کر کے ان میدانوں پر بم برسائے۔ جہاں سے مرمٹنے والے ہوا باز ان حملہ کرنے کے لئے اڑتے ہیں۔ جزیرہ منڈاناؤ میں اتحادی دستے جاپانیوں کے حفاظتی مورچوں میں دور تک گھس گئے ہیں۔

کانڈی ۴ر جون۔ برما میں تھان ڈون پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ اور یونگی بھی دشمن سے چھین لیا ہے۔

لنڈن ۴ر جون۔ آج قاہرہ میں عرب لیگ کا جلسہ ہو رہا ہے۔ جس میں عربی ممالک خاصکر شام اور لبنان کے حالات پر غور کیا جائیگا۔ شام کے معاملات میں برطانیہ کے دخل دینے سے ایسی حالت پیدا ہو گئی ہے۔ کہ عرب نمائندے بغیر کسی الجھن کے غور و فکر کر سکینگے۔ دمشق اور دوسرے شہروں سے فرانسیسی سپاہیوں کو ہٹایا جا رہا ہے۔ فرانسیسی اور شامی سپاہی ایک دوسرے پر الزام لگا رہے ہیں۔ برطانوی افسروں نے الزامات کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔

لنڈن ۴ر جون۔ ایوننگ سٹینڈرڈ" کے نامہ نگار مقیم پیرس کا بیان ہے۔ کہ شام و لبنان پر فرانسیسی فوج کے مظالم اور واقعات کا خود حکومت فرانس پر اثر ہوا ہے۔ اجلاس کابینہ میں مسئلہ شام و لبنان پر بحث و تمحیص کے دوران میں موسیو جارجز بدالٹ وزیر خارجہ فرانس دفعۃً کمرہ سے اٹھ کر چلے گئے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ استعفیٰ دیدینگے جنرل ڈیگال موسیو جارجز کے پیچھے پیچھے گئے۔ اور انہیں واپس لے آئے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ موسیو بدالٹ نے فی الحال اپنے منصب پر قائم رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔

نئی دہلی ۴ر جون۔ رائل ایر فورس کے ایک ماسکیٹو طیارے نے انگلستان اور ہندوستان کا درمیانی فاصلہ بارہ گھنٹے اور ۲۵ منٹ میں طے کر کے پرواز کا ریکارڈ قائم کر دیا۔ اس مدت میں وہ چالیس منٹ بھی شامل ہیں۔ جو اس طیارہ نے قاہرہ میں تیل حاصل کرنے میں صرف کئے۔ پنجشنبہ کی سہ پہر کو چار طیاروں میں سے تین یکے بعد دیگرے آدھ آدھ گھنٹے کے بعد کراچی اترے۔

طہران ۴ر جون۔ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے۔ کہ خلیج فارس کے راستے سے روس کو سامانِ جنگ بھیجنے کا جو سلسلہ دولت متحدہ امریکہ نے جاری کر رکھا تھا۔ اسے ختم کر دیا گیا ہے۔ جہاں تک اس سامان کے نقل و حمل کا تعلق ہے۔ امریکن فوج پرشین گلف کمان کی سرگرمیاں ختم ہو گئی ہیں۔

لنڈن ۴ر جون۔ اب اس حقیقت کا انکشاف ہوا ہے۔ کہ جرمنوں نے نئی قسم کی آبدوزیں تیار کی تھیں۔ جن کے استعمال کا انہیں موقعہ نہیں ملا۔ یہ آبدوزیں زیادہ تیز رفتار اور عظیم الجثہ تھیں۔ جو بحر اوقیانوس میں برطانوی جہازوں پر حملے کے لئے تیار کی گئی تھیں۔ لیکن حملہ سے پہلے ہی سقوط جرمنی کا واقعہ رونما ہوا۔ اور ان نئی قسم کی یوبوٹوں سے کام نہ لیا جا سکا۔

لنڈن ۴ر جون۔ اتحادی افواج کے جنگی جرائم کے کمیشن کانفرنس میں آسٹریلین ڈیلی گیٹ نے مشرق بعید اور بحر الکاہل میں جنگی جرائم کی وارداتوں کی جلد تر تحقیقات عمل میں لانے پر زور دیا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے چین۔ آسٹریلیا۔ فرانس ہالینڈ اور امریکہ کے مابین عمیق تر اشتراکِ عمل اور تعاون کی ضرورت ہوگی۔

نئی دہلی ۴ر جون۔ حکومت ہند نے دہلی کے ہوٹلوں میں مسافروں کی رہائش کے متعلق جو قانون ۱۹۴۵ء میں نافذ کیا ہے۔ اس کا اطلاق شملہ کے ہوٹلوں پر بھی جو حدود بلدیہ میں واقع ہیں ہوگا۔ کوئی مسافر ایک ہفتہ سے زیادہ کسی ہوٹل میں افسران بالا سے اجازت حاصل کئے بغیر ٹھہر نہیں سکتا۔

لنڈن ۴ر جون۔ برطانیہ کی آئینی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہوگا۔ کہ رائے دہندوں کے لئے پرچیاں ڈالنے کے دو دن مقرر ہونگے۔ پانچ جولائی کا دن بیشتر حصہ ملک کے لئے مخصوص رہے گا۔ اور ۱۲ر جولائی کی تاریخ لنکا شائر۔ شمالی انگلستان اور سکاٹ لینڈ کے شہروں کے لئے مخصوص کی جائے گی۔

لنڈن ۴ر مئی۔ آج قاہرہ میں عرب لیگ کا جو جلسہ ہو رہا ہے۔ اس میں سات عرب ملکوں کے نمائندے شامل ہو رہے ہیں۔ جو یہ فیصلہ کرینگے۔ کہ شام اور لبنان کے معاملہ میں کیا قدم اٹھانا چاہیئے۔ شام اور لبنان لیگ کے ممبر ہیں۔ اور انہوں نے شرکت کے لئے اپنے نمائندے بھیجے ہیں۔ وزیر اعظم مصر کانفرنس کا افتتاح کرینگے۔ لیگ کے جنرل سیکرٹری نے کل شاہ فاروق سے ملاقات کی۔

دہلی ۴ر جون۔ مسٹر جناح نے بیان کیا۔ کہ مجھے یہ سنکر بہت خوشی ہوئی ہے۔ کہ شام اور لبنان کے معاملہ میں برطانیہ اور امریکہ نے دخل دیا۔

لنڈن ۴ر جون۔ دمشق کی تازہ خبر یہ ہے۔ کہ حالت بڑی حد تک درست ہو گئی ہے۔ تین ہزار فرانسیسی سپاہیوں کو شہر سے نکال دیا گیا ہے۔ شہر سے ۵ میل کے فاصلہ پر وہ کیمپ میں رہینگے۔ شہر کا انتظام انگریزی اور دیسی دستوں کے سپرد ہے۔

لنڈن ۴ر جون۔ مارشل ٹیٹو نے کہا۔ کہ تریستا کو ہم نے آزاد کرایا ہے۔ یہ ہمارا ہے۔ اور ہم اس کے لئے لڑینگے۔

لنڈن ۴ر جون۔ ٹوکیو میں یہ بیان کیا جا رہا ہے۔ کہ جاپان منظم طور پر "مرنے مارنے" کی مہم شروع کرنے والا ہے۔ حال ہی میں جاپانی وزارت میں جو تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ ان کا مقصد یہ تھا۔ کہ بحری فوج کو کفن بردوش دستوں میں تبدیل کر دیا جائے۔ ٹوکیو سے آمدہ ایک اور اطلاع کے مطابق جاپانی ہوائی جہاز اتحادی بحری جہازوں پر حملے کرنے اور خود بھی تباہ ہو جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

واشنگٹن ۴ر جون۔ بحری محکمہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۷ر دسمبر ۱۹۴۱ء کے بعد سے جبکہ جاپان نے پرل ہاربر پر حملہ کیا تھا۔ امریکہ کے بیڑے میں ایک لاکھ جہازوں کا اضافہ ہو چکا ہے۔

لنڈن ۴ر جون۔ برطانی پارلیمنٹ کے ذمہ دار مزدور ارکان کہہ رہے ہیں۔ کہ انتخابات عمومی میں مزدور پارٹی کو فیصلہ کن اکثریت حاصل ہو گی۔ جس کے ذریعہ سے وہ اپنی حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ لیبر پارلیمنٹری لیڈروں کا ایک غیر رسمی اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں مزدور پارٹی کی کامیابی کی صورت میں مزدور وزارت کی تشکیل و ترتیب کا مسئلہ زیر بحث آیا۔ قابل اعتماد ذرائع سے اطلاع ملی ہے۔ کہ انتخابات میں کامیابی کی صورت میں لیبر گورنمنٹ کا نظام ترکیبی اغلباً حسب ذیل ہوگا:۔

(۱) میجر ایٹلی وزیر اعظم (۲) مسٹر ارنسٹ بیون یا سر سٹیفورڈ کرپس وزیر خارجہ۔ (۳) مسٹر ہربرٹ مارلیسن وزیر خزانہ (۴) مسٹر اے۔ وی الیگزینڈر وزیر بحر۔ (۵) مسٹر انیورین بیون وزیر باربرداری۔ (۶) لارڈ ایڈیسن وزیر زراعت (۷) مسٹر آرتھر گرین وڈ وزیر صحت۔

واشنگٹن ۴ر جون۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ صدر ٹرومین نے عراق کے پرنس عبد الالہ کو وہائٹ ہاؤس میں اعزازی تمغہ دیا۔ آپ نے اتحادی ملکوں کی زبردست حمایت کی تھی۔ یہ تمغہ اسی وفاداری کے صلہ میں دیا گیا۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ دشمن نے مشرق قریب میں اتحادی اقوام کے خلاف لوگوں کے دلوں میں غلط فہمی اور شبہات پیدا کرنے کی کوشش کی۔ لیکن آپ نے کسی چیز کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دشمن کی کوششوں کو مٹی میں ملا دیا۔ اس تقریب پر آپ کی خدمات کو سراہا گیا۔ اور اتحادی قوموں کے لئے مشرق قریب میں آپ کا وجود غنیمت تسلیم کیا گیا۔

لائل پور منڈی ۴ر جون گندم اعلیٰ -/۱۰/۸ روپے ڈڑا -/۴/۸ روپے۔ چنے -/۱۰/۷ روپے۔

امرت سر منڈی ۴ر جون گندم ڈڑا ۸/۱ روپے گندم اعلیٰ -/۸/۸ روپے۔ چنے -/۱۲/۷ روپے پرانی باسمتی -/۸/۲۳ روپے نئی باسمتی -/۸/۲۲ روپے۔ گڑ -/۱۰ تا -/۸/۱۱ روپے۔

نئی دہلی ۴ر جون۔ سان فرانسسکو کانفرنس کے ہندوستانی ڈیلیگیشن کے ممبر سر فیروز خاں نون کراچی پہنچ گئے ہیں۔ آپ کل دہلی روانہ ہو جائینگے۔

نئی دہلی ۴ر جون۔ آج شام کو ۶ بجکر ۴۵ منٹ پر دہلی میں زلزلہ کا جھٹکا محسوس ہوا۔ جس کا مرکز دہلی سے ۲۳۰ میل دور خیال کیا گیا۔ یہ جھٹکا ۴۰ سیکنڈ تک رہا۔ ۷ بجکر ۱ منٹ پر پھر ایک جھٹکا